www.emarsiya.com

فرمایا پھر حسنؑ سے مرے نو پسر ہیں جو / تیرے سپرد کر کے میں جاتا ہوں نیک خو
عباسؑ اور زینبؑ و کلثوم و فضہ کو / سونپا حسینؑ پاک کو اور یہ کہا سنو
بیٹا تمہاری نذر یہ ہدیے ہیں باپ کے
کرب و بلا میں جائیں گے یہ ساتھ آپ کے

عباسؑ نورعین جو میرا ہے شیر نر / شانے فدا کرے گا یہ تم پر مرے پسر
کلثومؑ اور زینبؑ ناشاد در بدر / بعد آپ کے پھریں گی زمانے میں ننگے سر
عترت مری اسیر ستم اور ہوگی آہ
فضہ بھی سر کھلے ہوئے ہمراہ ہوگی آہ

امت شہید تم کو کرے گی صد جفا / اسباب اور خیمے جلائیں گے اشقیا
پانی بھی وقت ذبح نہ دیں گے تمھیں ذرا / سوکھے گلے کو کاٹیں گے خنجر سے برملا
ایسا ستم کریں گے مسلمان آل پر
حیراں ہوں گے گبرو یہود ان کے حال پر

زینبؑ یہ سنکے کرنے لگی اس طرح بکا / کوئی نہیں ہمارا کہ بابا ہوئے جدا
برگشتہ ہم سے امتِ جدّ اب ہے جابجا / نانا نہ والدہ نہ پدر ہم کریں گے کیا
زینبؑ کی بے کسی سے دل اب پائمال ہے
دفن علیؑ کی شرح وحکایت محال ہے

بس کوثرؔی خدا سے دعا کر کہ اے خدا / سلطان اولیاء کی عطا کر مجھے ولا
مرغوب پیروی ہو علیؑ کی مجھے سدا / دنیا میں رزق خلد پسِ مرگ ہو عطا
مجھ بندۂ غریب پہ رحمت ہو اب تری
دونوں جہاں میں مشکلیں آسان کر مری

بشارت انجیل میں کوثر کا ایک اور مرثیہ ہے۔ راقم کی نظر سے یہ مرثیہ کہیں اور نہیں گزرا ہے، اس لیے درج کیا جاتا ہے۔ مرثیے میں انیس کی فصاحت اور روانی یاد آتی ہے ۔

شیر خدا کا شیر ہے عازم کچھار کا / وارث یہ تیغ زن ہے شہہ ذوالفقار کا
ثانی یہی ہے جعفرؑ عالی وقار کا / حمزہؑ کی طرح ہے یہ دھنی کارزار کا

www.emarsiya.com

بازو حسینؑ کا ہے علیؑ کا پسر ہے یہ
ڈرتے ہیں جس سے شیر بھی وہ شیرنر ہے یہ

عباسؑ کے مقابلے کو نکلے اہلِ شر　　اکیس پھر صفیں جمیں نہرِ فرات پر
گھوڑا ڈپٹ کے پہنچا جو پاس ان کے نامور　　پھٹنے لگیں صفیں کی صفیں بس ادھر ادھر
تھا شور ایک ضرب کی اب احتیاج ہے
پھر قلب فوج کو مرض اختلاج ہے

غازی نے لی حسام کہ حاضر ہوئی اجل　　مثل علیؑ چلی وہ سوئے لشکرِ دغل
پیچھے چلی اجل تو کہا دور دور چل　　ایسا نہ ہو کہ زیست میں تیری پڑے خلل
معلوم ہے تجھے کہ میں کس کی حسام ہوں
عباسؑ نام اس کا ہے جس کی حسام ہوں

جھاڑی جو مار تیغ دلاور نے کینچلی　　بے خوف وبیم اپنی طرف جان کھینچ لی
بن رشتۂ حیات کے لی اس نے آنچلی　　پھرنے میں تیغ اب ہے اٹیرن کی چینچلی
ہر بار چرخ پیر سے اس کی مقال ہے
نقدِ بقا نہ چھوڑوں گی یہ میرا لال ہے

اب یہ حسام تیز ہے اور فوج شام ہے　　سمجھو کہ کام اہلِ جفا کا تمام ہے
آتش نہیں ہے برق نہیں یہ حسام ہے　　اہلِ حسد کا پینا لہو اس کا کام ہے
کب تک بچیں گے ناری بھلا اس کی آگ سے
دوزخ میں آگ لگ گئی ہے اس کی لاگ سے

تھا شور اے حسینؑ کے بھائی اماں اماں　　اے شاہ کربلا کے فدائی اماں اماں
اے پیاس میں یہ تیری لڑائی اماں اماں　　لو ہم نے چھوڑ دی ہے ترائی اماں اماں
طاقت نہیں ہے جنگ کی اب فوج شام میں
شمشیر برق بار کو رکھ لو نیام میں

رن میں ذرا حسینؑ کے بھائی کو دیکھئے　　ہاں سبطِ مصطفیٰ کے فدائی کو دیکھئے
عباسؑ ایک ہے جو خدائی کو دیکھئے　　لاکھوں سے لڑ رہا ہے لڑائی کو دیکھئے

www.emarsiya.com

فاقہ ہے اور جہاد ہے ہمت کو دیکھنا
غازی کی شہسوار کی شوکت کو دیکھنا

چمکار کر فرس کو بڑھایا دلیر نے   دریا پہ شور ہے کہ ترائی لی شیر نے
دریا سے پہرہ دار لگے رخ کو پھیرنے   بھاگے تو پھر اجل بھی لگی ان کو گھیرنے
بھاگڑ پڑی یہ جب سپہ بد صفات میں
تھا نور چشم ساقی کوثر فرات میں

مشکیزہ آب سے بھرا بس کھول کر وہاں   پیاسا ہی پھر خیام کی جانب ہوا رواں
روح بتول نے کہا شاباش میری جاں   تو مجھ پہ مہرباں ہے خدا تجھ پہ مہرباں
آفت میں تو فدائی ہے سبط رسولؐ کا
مثل حسینؑ بیٹا ہے تو بھی بتولؑ کا

کیا صاحب وفا پسر بو تراب تھا   اہل وفا کہیں گے یہی لا جواب تھا
پانی نہیں پیا گو کلیجہ کباب تھا   دریا دلی کو دیکھ کے دریا بھی آب تھا
آئی جو یاد پیاس جناب حسینؑ کی
پیاسے ہی راہ شیر نے دریا سے گھر کی لی

اعدا میں شور تھا کہ جری آب لے چلا   سب کو شکست دے چلا عباسؑ برملا
ہے جائے شرم شامیو! افسوس کی ہے جا   تم تو ہو لاکھوں ایک ہے فرزند مرتضیٰؑ
لازم ہے ہم کو ٹوٹ پڑیں مل کے شیر پر
اک بار تیر لاکھ پڑیں اس دلیر پر

خائف تمام فوج تھی حیران تھا عمر   طعنے سپاہ شام کو دیتا تھا بد سیر
لو مشکِ آب لے چلا عباسؑ نامور   اے اہل شام پانی میں مرجاؤ ڈوب کر
گر آب تا خیام شہ انس و جن گیا
یہ جان لو دمشق گیا تخت چھن گیا

افسوس تم تو اک نبی ہاشم سے ڈر گئے   پیاسے کے ڈر سے حیف پسینے میں بھر گئے
کیوں جاں بلب ہو کس لئے بے موت مر گئے   چھپ چھپ کے کیوں خیام میں جاں سے گزر گئے

www.emarsiya.com

عباسؑ ہی پہ اب ہے لڑائی کا خاتمہ
یہ ختم ہو تو ختم ہے اولاد فاطمہؑ

ہر چند تین روز سے عباسؑ کو تھی پیاس   پانی نہیں پیا شہ تشنہ کا یہ تھا پاس
شوق امام پاک میں جاتا ہے بے ہراس   اب کے نہ گر رکا تو نہیں پھر ظفر کی آس
جو تشنگی میں لاکھ جواں سے دغا کرے
پانی سے سیر ہو تو خدا جانے کیا کرے

پانی جو آج چھین لو گے تشنہ کام سے   بے خود رہو گے بادۂ عشرت کے جام سے
ہاتھوں کو گر دلیر کے کاٹو حسام سے   کروادوں گا مصافحہ میں میر شام سے
دنیا میں نام پاؤ گے عزت بھی پاؤ گے
دربار میں یزید کے خلعت بھی پاؤ گے

ہاں مارلو غضنفر شیر الہ کو   رلواؤ سبط شاہ رسالت پناہ کو
یہ سن کے سب نے گھیرا علمدار شاہ کو   چاروں طرف سے بند کیا ہائے راہ کو
عباسؑ ہیں گھرے ہوئے اعدائے زشت میں
دیکھا نہ ہو تو دیکھ لو کعبہ کنشت میں

اعدا میں ہے علیؑ کا سلیماں گھرا ہوا   ہے چاہ غم میں یوسف کنعاں گھرا ہوا
ظلمات میں ہے چشمۂ حیواں گھرا ہوا   نحس اختروں میں ہے مہ تاباں گھرا ہوا
تنہا سمجھ کے زور جتاتے ہیں سنگدل
راحم پہ ہائے سنگ لگاتے ہیں سنگدل

چاروں طرف سے پڑتی ہے شمشیر شیر پر   ہر سمت سے برستے ہیں اب تیر شیر پر
اک بارل کے گرتے ہیں بے پیر شیر پر   قدرت خدا کی جمع ہیں نخچیر شیر پر
روباہوں کے گروہ نے گھیرا ہے شیر کو
روکا ہے بزدلوں نے علیؑ کے دلیر کو

اعدا سے ہم نبرد تھے عباس با وفا   اور دیکھتے تھے خیمے کو گردن اٹھا اٹھا
ماری کسی نے دوش یہ اک تیغ پر جفا   جس ہاتھ میں تھی تیغ وہ بے بے قلم ہوا

www.emarsiya.com

تلوار گرتے گرتے جری نے سنبھال لی
اور مشک آب دوسرے شانے پہ ڈال لی
واحیف ہاتھ دوسرا بھی پھر قلم ہوا   غازی نے تسمہ مشک کا منہ میں پکڑ لیا
افسوس ایک تیر ستم مشک پر لگا   پانی بہا تو ضعف سے ہرنے پہ سر جھکا
عباس تشنہ لب پہ بھی کیا کیا ستم ہوئے
پانی بہا، علم گرا شانے قلم ہوئے
ہر ایک شانہ ہو کے قلم خاک پر گرا   ڈوبا ہوا لہو میں علم خاک پر گرا
مشکیزہ تھامے بحر کرم خاک پر گرا   پشت و پناہ اہل حرم خاک پر گرا
گرتے ہوئے دعا کی ظفر ہو حسینؑ کی
یارب ہو خیر فاطمہؑ کے نورعین کی
کیا باوفا تھے حضرت عباسؑ نامدار   سبط رسولؐ پر کی جوانی میں جاں نثار
عباسؑ کی وفا ہے زمانے میں یادگار   خود کوثریؐ یہ کہتے تھے شبر باوقار
عباسؑ باوفا ہے یہ یوسف ہمارا ہے
ہم پر ہے یہ فدا ہمیں یہ دل سے پیارا ہے